سوال

(210)عدت کے اندر نکاح کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت بلا طلاق اپنے شوہر کو چھوڑ کر غیر آدمی کے پاس چار برس تک رہی وہاں پر ایک لڑکا بھی تولد ہوا بعد اس کے وہ شخص جس کے پاس وہ عورت تھی اس نے اس کے شوہر کو ایک سو روپیہ دے کر خلع کر کے فوراً عدت اس سے نکاح پڑھوالیا۔ موافق شرع شریف کے وہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور خلع میں عدت شرط ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کتنے روز؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

موافق شرع شریف کے وہ نکاح جائز نہیں اس لیے کہ وہ نکاح عدت کے اندر ہوا اور ایسا نکاح جائز نہیں اور خلع میں عدت شرط ہے اور وہ ایک حیض ہے۔

فی المنتقی عن ابن عباس، أن امرأة ثابت بن قیس بن شماس أتت النبی صلی شماس اختلعت من زوجها، فأمرها النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن تعتد بحیضة[1] واللہ اعلم بالصواب۔

(رواہ ابو داؤد والترمذی وقال حدیث حسن غریب)

(منتقی میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بلاشبہ ثابت بن قیس کی بیوی نے اپنے خاوند سے خلع لیا تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا)

---

[1]۔ سنن ابی داؤد رقم الحدیث (2229) سنن الترمذی رقم الحدیث (1885)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبد اللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ:402